REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

انَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ
یوم یکشنبہ
فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے
تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

الفضل

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۶ ظہور ۱۳۴۰ ہش ۶ اگست ۱۹۶۱ء نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

نخلہ ۵ اگست بوقت سوا دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ نقرس کے درد میں بھی کافی افاقہ رہا۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

صدر ایوب کو تونس کے صدر حبیب بورقیبہ کا ذاتی پیغام پہنچا دیا گیا

"تونس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی ناگزیر ہے" ۔ صدر تونس کے نمائندہ کا بیان

راولپنڈی ۵ اگست۔ صدر تونس مسٹر حبیب بورقیبہ کے خاص ایلچی مسٹر حبیب شاطی نے کل یہاں کہا کہ میں صدر ایوب سے اپنی ملاقات سے نہ صرف یہ کہ مطمئن ہوں بلکہ بہت خوش ہوں۔ میں نے صدر ایوب کو صدر بورقیبہ کا ذاتی پیغام پہنچایا۔ پھر ہم نے ۴۵ منٹ تک تبادلہ خیالات کیا۔

مسٹر شاطی نے کہا کہ صدر ایوب نے بزرتہ کے مسئلہ پر تونس سے پاکستان کی ہمدردی اور حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ آپ نے صدر ایوب کے نام صدر بورقیبہ کے ذاتی خط کے مندرجات کے بارے میں کچھ بتانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ دونوں صدروں کی باہمی رضامندی سے ہی اس خط کو شائع کیا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا صدر ایوب سے میری بات چیت عام نوعیت کی تھی میں نے بات چیت کے دوران فرانسیسی حملے کے بعد بزرتہ کی سیاسی صورت حال کی وضاحت کی تھی۔

خارجہ پالیسی

صدر بورقیبہ کے خاص ایلچی نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب میں کہا کہ فرانس کے وحشیانہ طرز عمل اور بعض مغربی ممالک کی غیر دوستانہ پالیسیوں کے پیش نظر تونس کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی ناگزیر ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا تھا کہ بزرتہ میں فرانس کے اقدام کے بعد کیا تونس کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی ہو گی۔ مسٹر حبیب شاطی نے جواب دیا "خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کا کام شروع ہو چکا ہے۔ بزرتہ کے مسئلہ کے حل سے متعلق آئندہ واقعات نظر ثانی کی بنیاد ہوں گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا نظر ثانی کے بعد کمیونسٹ ممالک سے زیادہ دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں گے۔ تو مسٹر حبیب شاطی نے جواب دیا ایسا ضروری نہیں۔ جن ملکوں نے بزرتہ کے مسئلہ پر زیادہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اور ہماری حمایت کی ہے۔ ظاہر ہے کہ تونس کا یہ رویہ ان سے بڑا دوستانہ ہو گا۔ سوال کیا گیا کہ آیا تونس امریکہ اور برطانیہ کے طرز عمل سے مطمئن ہے۔ صدر بورقیبہ کے خاص ایلچی نے جواب دیا۔ تونس امریکہ اور برطانیہ کے طرز عمل اور خاص طور پر ان ملکوں نے حفاظتی کونسل میں جو کردار ادا کیا ہے۔ اس سے مطمئن نہیں ہے۔ جب تونس نے حفاظتی کونسل سے شکایت کی کہ فرانس اقوام متحدہ کی ہدایات پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ تو ان ملکوں نے کوئی حمایت یا تعاون نہیں کی۔ آپ نے کہا اصل بات تو یہ ہے کہ باوجود یکہ دنیا بھر میں بزرتہ پر تونس کے حق کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ حفاظتی کونسل نے بزرتہ میں فرانس کے غلبہ سے نجات پانے کے لئے تونس کے بنیادی حق کو تسلیم نہیں کیا۔

سیلاب زدگان کی بحالی میں مدد دینے کے لئے فوجی دستوں کو تیار رہنے کا حکم

"تشویش کی کوئی ضرورت نہیں" ۔ جنرل بختیار رانا کا اعلان

لاہور ۵ اگست۔ زون بی کے ناظم مارشل لاء لفٹننٹ جنرل بختیار رانا نے کہا ہے کہ سیلاب زدہ افراد کی بحالی میں سول حکام کی مدد کے لئے فوجی یونٹوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ جنرل بختیار رانا نے سیلاب زدہ علاقوں کا فضائی معائنہ کرنے کے بعد یہ الفاظ کہے۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے اعلان کیا کہ ضرورت پڑی تو سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے مرکزی امداد حاصل کی جائے گی۔

لفٹننٹ جنرل بختیار رانا نے مرالہ راوی لنک کے علاقہ پر پرواز کی۔ اور خانکی ہیڈ ورکس شرقپور اور سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور اور شیخوپورہ کے سیلاب زدہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ لاہور گیریزن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل عبدالحمید بریگیڈیر سعید الدین اور محکمہ آبپاشی کے ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر عبداللطیف بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ سیلاب زدہ علاقہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے جنرل رانا نے کہا کہ اگرچہ بعض علاقوں میں دریا اور برساتی نالے اب بھی شدید سیلاب کی حالت میں ہیں۔ لیکن وہاں حالات معمول کے مطابق ہیں اور تشویش کی کوئی بات نہیں۔ کیونکہ دریاؤں کا پانی اتر رہا ہے اور ان کی سطح معمول پر آ رہی ہے۔

جنرل رانا نے سول حکام کے اقدام پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ حالات سے مؤثر طور پر عہدہ برآ ہو رہے ہیں۔

غیر ممالک میں ملازمت کے امیدواروں کا انٹرویو

لاہور ۵ اگست مشرق وسطیٰ اور افریقی ممالک میں ملازمتوں کے خواہشمند افراد کا انٹرویو کل بھی جاری رہا۔ افرادی قوت کے ڈائریکٹر جنرل کرنل اسپ مقبول الٰہی کی قیادت میں ایک خاص

مکرم صلاح الدین خان صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کیلئے روانہ ہو گئے

ربوہ ۵ اگست کل مورخہ ۴ اگست کو صبح ۱۰ بجے بذریعہ جناب ایکسپریس مکرم صلاح الدین خان صاحب بیرونی ممالک میں اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے کراچی روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر احباب جماعت نے اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل مکرم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

"ملک میں خوراک کی کوئی قلت نہیں"

کراچی ۵ اگست۔ وزیر خوراک و زراعت جنرل شیخ نے کل یہاں کہا کہ ملک میں اجناس خوردنی کی کوئی قلت نہیں ہے۔ اور ان کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوئی چاہیئے۔ آپ نے روم روانگی سے پیشتر کراچی کے ہوائی اڈے پر مزید بتایا کہ مغربی پاکستان میں موسم سرما میں تاخیر سے ہونے والی بارشوں نے صورت حال کو خراب ہونے سے بچا لیا۔ اور گندم کی فصل کو خشک سالی کا جو خطرہ لاحق ہو گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔

— نئی دہلی ۵ اگست۔ امرتسر سے موصول ہونے والی ایک خبر کے مطابق امرتسر اور جالندھر میں تعمیرات کی رفتار برقرار رکھنے کے لئے پاکستان سے سیمنٹ درآمد کیا جائے گا۔

سلیکشن بورڈ نے ۲۶۲ امیدواروں کا انٹرویو کیا ان میں ایک سو دکیل ڈاکٹر، سائنسدان و نرسنگ سرجن ہیں۔ اینٹامولوجسٹ، دکمانو راشی کیمسٹ اور اعداد و شمار کے دو ماہرین شامل تھے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ اگست ۱۹۶۱ء

"امتی نبوت" کا تصوّر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ "امتی نبوت" کا ہے۔ اگرچہ اس کی صریح نص

وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ
فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا۔

موجود ہے مگر مثال سامنے نہ ہونے کی وجہ سے امتی نبوت کے متعلق عام لوگوں کے ذہن میں اس کا تصور واضح نہ ہو سکا حالانکہ اکثر صلحائے امت اپنے کشوف اور اجتہادات کی بناء پر "امتی نبوت" کا تصور ہر زمانہ میں اجاگر کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کے نزول کے تعلق میں امتی نبوت کا تصور اسلام میں شروع ہی سے چلا آیا ہے کیونکہ ابن مریم مسلمہ طور پر نبی اللہ تھے۔ تاہم ان کی آمد ثانی بطور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہونے کی صورت میں ہونی تھی اس لحاظ سے اسلام میں یہ تصور نہ تو نیا ہے اور نہ بے بنیاد مگر چونکہ قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین بیان فرمایا گیا ہے اور حدیث لانبی بعدی ایسی احادیث بھی موجود تھیں جن کے حقیقی معنی اکثر ذہنوں سے مخفی رہے اس میں یہ خیال تقویت پا گیا کہ خاتم النبیین کے معنی ایسے نبی کے ہیں جس کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا یہ غلطی شروع ہی میں پیدا ہو گئی تھی چنانچہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہٗ کہہ کر اس غلطی کی طرف صریح اشارہ فرما دیا۔

اگرچہ لانبی بعدی کے معنی بھی وہ نہیں ہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں لیکن چونکہ خاتم النبیین کا واضح تعلق ایسی نبوت سے ہے جو ایک پہلو سے امتی اور دوسرے پہلو سے نبوت ہے اس لئے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے وہ بات فرمائی جو اوپر بیان کی گئی ہے اس لحاظ سے یہ ایک نہایت لطیف بات تھی کیونکہ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (نعوذ باللہ) خاتم النبیین نہ ہوتے تو "امتی نبوت" کا بھی کوئی وجود نہ ہوتا۔ اس طرح لا نبی بعدی کے الفاظ خاتم النبیین کے مقابلہ میں پورا مفہوم ادا نہیں کرتے۔ لانبی بعدی کے صرف یہ معنی ہیں کہ اب کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا جو مجھ سے الگ ہو جو میری اور دہ شریعت کو منسوخ کر کے اپنی نئی شریعت پیش کرے اس سے اگرچہ ضمنی طور پر یہ معنی بھی پیدا ہوتے ہیں کہ میرے بعد میری شریعت کو چلانے والے ایسے وجود آسکتے ہیں جن کو نبوت کی طاقتیں عطا کی جائیں گی۔ مگر "خاتم النبیین" کے الفاظ اس مفہوم کو واضح تر کر دیتے ہیں دوسرے لفظوں میں جہاں حدیث لانبی بعدی منفی رنگ رکھتی ہے وہاں خاتم النبیین کے الفاظ مثبت حقیقت پیش کرتے ہیں۔

ہم نے اوپر کہا ہے کہ "امتی نبی" کے متعلق صریح نص موجود ہے اور اس کا تصور امت میں نہ تو نیا ہے اور نہ بے بنیاد لیکن چونکہ اس کی مثال پہلے موجود نہیں تھی وہ لوگ بھی جن کو کشفی رنگ میں یا اجتہاد کی بنا پر ایسی نبوت کا تصور دیا گیا تھا اس کے باوجود ظاہر طور پر زمانی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو اختتام نبوت کے قائل ظاہر کرتے رہے اور امتی نبوت کے امکان کو بطور ایک مسئلہ کے ہی بیان کرتے آئے اور یہاں تک کہہ گئے کہ بعد میں کسی نبی کا آنا اس لحاظ سے حدیث لانبی بعدی اور خاتم النبیین کے منافی نہیں ہے کہ اب اگر کوئی نبی آئے گا بھی تو وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت ہی کی تبلیغ واشاعت کے لئے آئے گا۔ اپنی نئی شریعت نہیں لائے گا۔ مگر اپنی ان تصریحات کے باوجود انہوں نے ظاہر طور پر احتیاطاً یہی تصور دیا کہ زمانی لحاظ سے بھی نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے پروگرام کے مطابق ایسا ہونا ضروری تھا ورنہ ہر کہ ومہ "امتی نبوت" کا دعویدار کھڑا ہو جاتا ہے اور دین میں سخت فتنہ پیدا ہو جاتا۔ اور یہی ممکن تھا کہ نبوت "تامہ" اور "امتی نبوت" کا فرق ہی مٹا دیا جاتا۔ اس طرح عام طور پر لوگوں کے ذہن میں نبوت تامہ ہی کا تصور چلا آیا یہاں تک کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شروع شروع میں الہامات میں اپنے متعلق "نبی" کے لفظ کی تاویل فرمائی اور اپنی نبوت کا صاف صاف لفظوں میں انکار کر دیا۔ اسی طرح جس طرح شروع شروع میں آپ نے عام خیال کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق آسمان پر زندہ ہونے کا خیال ظاہر کیا تھا۔

اگرچہ "امتی نبوت" کا تصور اسلام میں موجود تھا اسی طرح جس طرح وفات مسیح کا تصور موجود تھا۔ مگر امتداد زمانہ سے اس پر اخفا کے پردے پڑ گئے تھے اور جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو "امتی نبوت" کی تفہیم ہوئی تو آپ نے وفات مسیح کی طرح اس کو بھی واضح طور پر بیان فرمایا۔ چنانچہ آپ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶-۹۷ حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپکو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسےٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسےٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصبِ نبوت ملا۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۹۶-۹۷ حاشیہ)

اس صریح حوالہ کی موجودگی میں اب اگر کوئی دوست ادھر ادھر سے حوالے جوڑ جاڑ کر ان میں اپنے معنی بھرنے کی کوشش کرے اور کہے کہ

"مندرجہ بالا عبارت سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء اپنے کامل متبعین کو ایسا ہی امتی نبی بناتے رہے ہیں جیسے خود حضرت اقدس تھے اور یہ مسلم ہے کہ انبیاء سابقین میں سے کسی کی پیروی بھی نبی نہیں بنا سکتی تھی پس ثابت ہوا کہ امتی نبی نبی نہیں ہوتا بلکہ وہی پیشگوئیوں اور مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کی وجہ سے ایک کمال نبوت اپنے اندر رکھتا ہے اور یہی مفہوم ہے۔ الوصیت کی اس عبارت کا تھی جس میں حضور نے لکھا ہے کہ سب نبیوں کا اس پر اتفاق ہے یعنی سب نبی اس پر متفق ہیں کہ ہر نبی کی کامل پیروی کرنے والا خدا تعالےٰ کا بڑے سے بڑا انعام جو مکالمہ الٰہیہ پر مشتمل ہوتا ہے اور جس میں کثرت سے پیشگوئیاں بھی ہوتی ہیں حاصل کر لینے کی وجہ سے امتی نبی بن جاتا ہے۔"

تو اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ حقیقۃ الوحی کے مندرجہ حوالہ سے یہ باتیں واضح ہیں۔

اول یہ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ "امتی نبی" کا ہے۔

دوم یہ کہ ایسی نبوت سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے وجود میں آئی ہے۔

سوم یہ کہ یہ شرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی نبی کو عطا نہیں ہوا۔

چہارم یہ کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کے بعد جو غیر تشریعی نبی آتے رہے ہیں وہ ان انبیاء کے تتبع کی وجہ سے نبی نہیں بنے بلکہ وہ مستقل نبی تھے۔

پنجم یہ کہ "امتی نبی" کے معنی ایسے نبی کے ہیں جو صرف غیر تشریعی ہی نہ ہو بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بھی ہو۔

ششم یہ کہ ایسی نبوت خاتم النبیین کا براہ راست نتیجہ ہے اور حدیث لانبی بعدی بھی منفی طور پر اس کی تائید کرتی ہے۔ اگر آنحضرت صلعم خاتم النبیین نہ ہوتے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امتی نبوت کا بھی وجود نہ ہوتا۔

ہفتم یہ کہ "امتی نبوت" ایک خاص مقام ہے اور محض "محدّث" سے الگ چیز ہے کیونکہ مجرد "محدث" تو پہلے انبیاء علیہم السلام کی امتوں میں بھی آتے رہے ہیں۔ جو حوالہ ہمارے دوست نے براہین احمدیہ حصہ پنجم کا دیا ہے اس میں محدّث والی نبوت کی طرف اشارہ ہے نہ کہ ایسی امتی نبوت کی طرف جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئی۔

ہشتم یہ کہ یہ ٹھیک ہے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہونے کے وصف میں محدثیت اور اس امتی نبوت میں جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملی اشتراکیت ہے لیکن جس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین کا درجہ

(باقی دیکھیں صفحہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

"العلم حجاب الاکبر" کا صحیح مفہوم

ہر علم کو اس کی حدود کے اندر استعمال کرو۔ اگر اس سے تجاوز کرو گے تو وہ علم حجاب اکبر کا موجب بن جائیگا

(فرمودہ ۶ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

صوفیاء میں ایک مقولہ مشہور ہے اور بعض تو اسے حدیث کا درجہ دیتے ہیں کہ

العلم حجاب الاکبر

یعنی علم ہی سب سے بڑا پردہ ہوتا ہے۔

اگر ہم الٰہی علوم کے لحاظ سے دیکھیں تو علم ہمیں بجائے پردہ کے انکشاف کا ذریعہ نظر آتا ہے۔ اور جوں جوں انسان خدا تعالیٰ کی صفات پر زیادہ غور کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا وجود اس کے سامنے آتا جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ انسان ایک ایسے مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود اس کے لئے ایک ایسی ثابت شدہ اور واضح حقیقت ہو جاتا ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غیر مطبوعہ تحریرات میں سے ایک تحریر آپ کے رجسٹر سے مجھے ملی تھی جو میں نے عرصہ ہوا چھپوا دی تھی۔ اس میں آپ بیان فرماتے ہیں کہ دنیا مجھے خدا تعالیٰ کی باتوں سے روکنا چاہتی ہے اور مجھے خدا تعالیٰ سے دور کرنا چاہتی ہے لیکن جس ہستی کو میں نے

اپنی آنکھوں سے اس طرح دیکھا ہے

کہ اس میں مجھے کبھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا میں کس طرح انکار کر سکتا ہوں۔ اور کس طرح اس سے دور ہو سکتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں میں نے خدا تعالیٰ کو اس طرح متواتر دیکھا ہے اور میں نے اس ہستی کو اس یقین اور وثوق سے دیکھا ہے کہ مجھے یہ شبہ تو ہو سکتا ہے کہ سورج جس کو ساری دنیا روزانہ دیکھتی ہے اس کا وجود ہے یا نہیں۔ مجھے یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ میرا اپنا وجود ہی نہ ہو۔ لیکن مجھے خدا تعالیٰ کے وجود میں ہرگز شبہ نہیں ہو سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اس عینی علم کی وجہ سے جو مجھے اللہ تعالیٰ کے متعلق ہوا اس قسم کی عینی اور نظری اور دنیا کے ہر روز کے مشاہدہ میں آنے والی چیزوں مثلاً سورج۔ چاند اور تاروں وغیرہ کے وجود میں شبہ کر سکتا ہوں۔ جن کے وجود میں شبہ کرنے والے کو دنیا پاگل کہتی ہے۔ لیکن میں

خدا تعالیٰ کے وجود میں کبھی شبہ نہیں کر سکتا

اب دیکھو یہ علم تو بجائے حجاب کے انکشاف کا ذریعہ ہو گیا۔ ایک استاد مدرسہ میں بچوں کو پڑھاتا ہے اور وہ ان کو علم ہندسہ سکھاتا ہے کہ

۲ × ۲ = ۴ یا ۴ × ۴ = ۱۶ یا ۸ × ۸ = ۶۴

تو اس حساب سے بچوں کو ایک ایسی چیز کا پتہ لگتا ہے جسے وہ اس علم سے پہلے نہ جانتے تھے۔ اور یہ علم ان کے لئے

انکشاف کا موجب

ہوتا ہے نہ کہ حجاب کا کیونکہ اگر وہ ۲ × ۲ یا ۴ × ۴ یا ۸ × ۸ کی ضربیں نہ سیکھیں تو وہ علم ہندسہ سے بے بہرہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ علم ان کے لئے نفع مند ہے حجاب کا موجب نہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگوں کو حساب نہیں آتا وہ بعض اوقات سخت نقصان اٹھاتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ

ساہوکار زمینداروں کو جو قرض دیتے ہیں اس کے متعلق زمینداروں کا یہ طریق ہے کہ جب ان کی فصلیں تیار ہوتی ہیں۔ اور قرض کا حساب ہوتا ہے۔ تو جو رقم قرض کی ساہوکار بتاتے ہیں زمیندار اس میں سے ضرور کچھ چھڑوانے اور کم کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہ رواج مدت سے چلا آتا ہے

کہ گاہک یا مقروض اپنے سودے یا قرض میں سے ضرور کچھ نہ کچھ چھڑانے کی کوشش کرے گا۔ چاہے اس میں کم کرنے کی گنجائش ہو یا نہ ہو چونکہ دوکانداروں کے لئے یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے گاہک سے اچھا معاملہ کریں۔ اور ان کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہماری دوکان پر آنیوالا گاہک ہر چیز کی قیمت میں سے کچھ نہ کچھ کم کرانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے وہ مجبور ہوتا ہے کہ چیز کی اصل قیمت سے بہت زیادہ بتائے تاکہ وہ گاہک کے کم کرتے کرتے بھی اتنی رہ جائے کہ اسے نفع زیادہ سے زیادہ مل سکے۔ مثلاً

ایک روپیہ کی چیز ہو

تو دوکاندار ۲½ یا ۳ روپے بتائے گا۔ اور گاہک بارہ آنے کہے گا۔ دوکاندار کہے گا اچھا تم سے اڑھائی کی بجائے سوا دو روپیہ لے لیتا ہوں گاہک کہے گا میں ایک روپیہ دیتا ہوں۔ دوکاندار پھر کہتا ہے۔ اچھا ہمارے تمہارے پرانے تعلقات ہیں۔ اس لئے تم سے دو روپے لے لیتا ہوں۔ گاہک سوا روپیہ تک پہونچ جائے گا اور دوکاندار ڈیڑھ روپیہ تک۔ آخر یہ سودا ایک روپیہ چھ آنے یا ڈیڑھ روپے میں طے ہو جاتا ہے گاہک سمجھتا ہے میں نے یہ چیز سستی لی ہے حالانکہ دوکاندار نے اسے ۳۵ فیصدی بلکہ کچھ زیادہ منافع کے ساتھ دی تھی۔ ہر دوکاندار اور گاہک اسی طرح کرتا ہے۔ اگر لوگ صحیح اور پوری قیمت کو قبول کر لیں۔ تو شاید دوکاندار اور گاہک دونوں اس جھوٹ سے بچ جائیں لیکن یہ رواج مدتوں سے اسی طرح چلا آ رہا ہے۔ اسی لئے دوکاندار اپنے ہر پرانے یا نئے گاہک کو چیز کی اصل قیمت سے بہت زیادہ بتائے گا چاہے وہ گاہک جھگڑا کرنے والا ہو یا نہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دوکاندار تو اس بات کو جان نہیں سکتا کہ یہ گاہک سودے میں جھگڑا کرے گا یا نہیں۔ چونکہ اس کو

ظن غالب یہی ہوتا ہے

کہ گاہک ضرور کچھ چھڑوانے کی کوشش کریگا۔ اس لئے وہ ایک روپیہ کے تین ہی بتائے گا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اسی ذہنیت کے ماتحت کسی ساہوکار اور زمیندار کا قرض کا حساب ہونے لگا۔ تو ساہوکار نے بتایا کہ تمہارے ذمہ ۴۸ روپے بنتے ہیں۔ زمیندار نے کہا۔ میرے اور تمہارے پرانے تعلقات چلے آتے ہیں۔ اور روز کا لین دین ہے۔ آپ اس مقدار میں سے کچھ چھوڑ دیں۔ ساہوکار کہنے لگا۔ کوئی اور ہوتا تو میں کبھی نہ چھوڑتا۔ بھلا

اس رقم میں سے

بھی کوئی چھوڑ سکتا ہے۔ مگر میرے اور تمہارے درمیان تو بات ہی اور ہے۔ روز کا لین دین ہے اور روزانہ ہزاروں کام ایک دوسرے سے پڑتے ہیں۔ اس لئے میں نے تم کو اس رقم میں سے دو روپے چھوڑے اب ۵۰ رہ گئے۔ زمیندار بیچارے کو چونکہ حساب نہ آتا تھا۔ اس لئے وہ اس کمی پر بہت خوش ہوا۔ حالانکہ اگر اسے حساب آتا تو ساہوکار کو پکڑتا کہ اڑتالیس میں سے دو نکالنے سے تو ۴۶ بچتے ہیں۔ ۵۰ کس طرح ہو گئے۔ لیکن حساب نہ جاننے کی وجہ سے

ساہوکار کا مفت کا احسان

زمیندار کے سر پڑھ گیا۔ حالانکہ ساہوکار نے اسے دھوکا دیا تھا۔

پس معلوم ہوا کہ علم حساب سے فائدہ اور انکشاف ہوتا ہے حجاب نہیں ہوتا۔ اسی طرح اقتصاد

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتی ہے

"بڑے بڑے فلاسفر بھی آخر یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں کہ ہم جاہل ہیں انتہائے عقل ہمیشہ انتہائے جہل پر ہوتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹروں سے پوچھو کہ عصبہ مجوفہ کو سب وہ جانتے اور سمجھتے ہیں۔ مگر نور کی ماہیت اور اس کا کنہ تو بتلاؤ کہ کیا ہے۔ آواز کی ماہیت پوچھو تو یہ تو کہدیں گے کہ کان کے پردہ پر ہوتا ہے اور دول ہوتا ہے لیکن ماہیت آواز خاک بھی نہ بتلا سکیں گے۔ آگ کی گرمی اور پانی کی ٹھنڈک پر کیوں کا جواب نہ دے سکیں گے۔ کنہ اشیاء تک پہنچنا کسی حکیم یا فلاسفر کا کام نہیں ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۹۲)

مدرسہ میں بچوں کو پڑھاتا ہے شیر اس قسم کا جانور ہوتا ہے وہ جنگل میں رہتا ہے۔ سارے جنگل کا بادشاہ کہلاتا ہے اور اتنی طاقت رکھتا ہے۔ یا ہاتھی اس ڈیل ڈول کا ہوتا ہے۔ اس کا جسم اتنا بڑا ہوتا ہے سونڈ اس قسم کی ہوتی ہے اور کان اتنے بڑے ہوتے ہیں۔ یا استاد بچوں کو ملکوں کے نام بتاتا ہے۔ پرندوں کے نام بتاتا ہے۔ کئی قسم کے افعال اور اسماء سکھاتا ہے

یہ تمام باتیں ایسی ہیں

جن سے حجاب کی بجائے انکشاف ہوتا ہے ایک بچہ سکول میں آنے سے پیشتر صرف اتنا ہی جانتا تھا کہ گائے بھینس گھوڑا گدھا۔ کتا اور بلی وغیرہ ہی جانور ہوتے ہیں۔ اس کو معلوم نہ تھا کہ شیر بھی کوئی جانور ہے یا ہاتھی بھی کوئی جانور ہے۔ پھر وہ بچہ استاد کے بتانے سے پہلے تو یہی سمجھتا ہے کہ ایک ہمارا اپنا گاؤں ہے اور دو چار آس پاس کے گاؤں ہیں۔ لیکن استاد کے بتانے سے اُسے معلوم ہوتا ہے کہ لاکھوں اور کروڑوں گاؤں اور ہیں۔ پھر بچہ پہلے تو یہی سمجھتا تھا کہ چڑیا کوّا اور طوطا وغیرہ کے سوا اور کوئی پرندہ نہیں ہے۔ لیکن استاد اسے بتاتا ہے کہ اور بھی ہزاروں قسم کے پرندے ہیں۔ اس علم سے بھی ہمیں انکشاف ہی نظر آتا ہے حجاب نہیں نظر آتا۔ اس علم سے تو حجاب کی بجائے واقفیت بڑھتی ہے اور نئے نئے انکشافات ہوتے ہیں۔ مثلاً گاؤں کے بچے ناریل کے پھل کو نہیں جانتے۔ جب کوئی استاد گاؤں کے ایسے بچے کو ناریل بتاتا ہے تو

اس کے علم میں زیادتی ہوتی ہے

پھر استاد بچوں کو جغرافیہ پڑھاتا ہے کہ چین ہندوستان سے مشرق کی طرف ہے روس شمال کی طرف ہے اور عرب مغرب کی طرف ہے تو بچے کے علم میں بجائے حجاب کے زیادتی ہوتی ہے اور یہاں العلم حجاب الاکبر ثابت نہیں ہوتا اسی طرح مدرسوں میں تاریخ پڑھائی جاتی ہے۔ لوگوں کو اس کے متعلق پہلے کچھ علم نہیں ہوتا مگر استاد بتاتا ہے کہ ہندوستان کے اندر پہلے ہندوؤں کی حکومت تھی پھر مسلمان آئے پھر بعض جگہ سکھوں کا غلبہ ہوا۔ بعض علاقوں میں مرہٹوں کی حکومت تھی بعض میں فلاں حکومت تھی۔ ان سب باتوں سے علم میں زیادتی ہوتی ہے نہ کہ حجاب اس کے بعد علم طب کو لے لو۔ بعض امراض کے متعلق لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ لاعلاج ہیں

لیکن ایک طبیب آتا ہے اور ان سے کہتا ہے تمہارا خیال غلط ہے۔ میں نے خود یہ علم پڑھا ہے اور اس کے متعلق تحقیقات کی ہے ان امراض کے بھی علاج ہیں۔ اس کے علاوہ انجینئرنگ کا علم ہے۔ انجینئروں نے دریاؤں اور نہروں پر پل بنائے۔ ہوائی جہاز بنائے۔ ریلیں بنائیں اور سینکڑوں ہزاروں قسم کی کلیں بنائیں۔ جو سب کی سب انسان کے لئے نفع مند ہیں۔ یہ تمام علوم جو اوپر بیان ہوئے ہیں یا ان کے علاوہ دوسرے اسی قسم کے علوم حجاب کی بجائے انکشاف اور واقفیت کا موجب ہوتے ہیں اور ان پر العلم حجاب الاکبر چسپاں نہیں ہوتا

اب ہم نے دیکھنا یہ ہے

کہ یہ مقولہ صحیح بھی ہے یا نہیں اور وہ کونسا علم ہے جو حجاب الاکبر کا موجب کہلا سکتا ہے۔

صرف ایک علم ایسا ہے جس سے حجاب الاکبر ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ العلم علمان۔ علم الابدان و علم الادیان۔ علم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک علم جسمانیات سے تعلق رکھتا ہے اور ایک علم روحانیات سے تعلق رکھتا ہے۔ جسمانی علوم اپنے دائرہ کے اندر چل رہے ہیں اور روحانی علوم اپنے دائرہ کے اندر چل رہے ہیں۔ جہاں تک جسمانی علوم کا تعلق ہے وہ انکشافات اور معرفت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ لیکن جب ان جسمانی علوم کو روحانی علوم کے رستہ میں لاکر کھڑا کر دیا جائے تو

یہ علوم حجاب الاکبر کا موجب ہوتے ہیں

مثلاً یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مگنیشیا دست لاتا ہے اور کونین سے بخار اترتا ہے۔ اب کوئی شخص یہ کہہ دے کہ چونکہ معلوم ہو چکا ہے کہ مگنیشیا دست لاتا ہے اور کونین بخار اتارتی ہے اس لئے اب خدا کی ضرورت نہیں رہی تو یہی وہ علم ہوگا جو العلم حجاب الاکبر کے تحت میں آئے گا۔ یہ علم مگنیشیا اور کونین کے متعلق اس حد تک تو مفید ہوگا کہ کوئی یہ کہے کہ ان چیزوں کے استعمال سے فلاں فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ سمجھنے لگ جائے کہ ان چیزوں کے علاوہ اور کوئی طاقت یا ہستی کام نہیں کر رہی تو ایسا سمجھنا حجاب الاکبر ہو جائے گا۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ۲ × ۲ چار ہوتے ہیں۔ ۸ × ۸ چونسٹھ ۶۴ ہوتے ہیں یا ۱۶ × ۱۶ دو سو چھپن ۲۵۶ ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں حساب ہی سے

سب چیزوں کو ٹھیک کر دوں گا تو یہ غلط ہے۔ مثلاً انسان زمانہ کا حساب لگاتا ہے تو وہ ایک جگہ پر جا کر ٹھہر جاتا ہے۔ جہاں تک وہ حساب کر سکتا ہے وہ تو ٹھیک ہوگا۔ لیکن جب وہ یہ کہتا ہے کہ میرا حساب تو آگے نہیں جا سکتا۔ لیکن اس سے آگے میرے اندازہ کے مطابق فلاں چیز ہے تو یہ اس کی غلطی ہوگی انسان

چاند اور تاروں کے متعلق حساب

لگاتا ہے۔ مگر ایک جگہ پہنچ کر وہ کہتا ہے کہ میرا حساب اس سے آگے کام نہیں کرتا تو جہاں تک اس کے حساب کا تعلق ہے اس حد تک تو ٹھیک ہوگا۔ لیکن اگر وہ کہہ دے کہ میرا حساب پہنچتا تو فلاں جگہ تک ہے لیکن اس سے آگے بھی میرا کچھ قیاس ہے تو یہ اس کی غلطی ہوگی۔ اگر وہ اپنے حساب کے اندر ہی رہے اور اپنے معلومات پر انحصار رکھے تو ٹھیک ہوگا۔ لیکن جب وہ یہ کہنے لگ جائے کہ جو چیزیں میں نہیں جانتا وہ بھی میرے حساب میں آتی ہیں تو یہ غلط ہوگا۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ زمین کے پھیلاؤ کے متعلق علم ہیئت والے کہتے تھے کہ ہم نے

روشنی کی رفتار

سے اس کا حساب لگایا ہے۔ روشنی کی رفتار ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ اسی ہزار میل ہوتی ہے جب ہم ابھی بچے تھے تو سنا جاتا تھا کہ عالم کا پھیلاؤ روشنی کی رفتار کے لحاظ سے ۳۰۰۰ سال کا ہے۔ جنگ عظیم کے وقت کہا گیا کہ اب اندازہ ۶۰۰۰ سال کا ہے اور جنگ کے ختم ہونے پر کہا جانے لگا کہ اب بارہ ہزار سال کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ اور اب کہتے ہیں چالیس ہزار سال تک کا اندازہ ہے جہاں تک علم ہیئت کا تعلق ہے وہ سورج اور چاند وغیرہ کے فاصلہ کے متعلق ایک حد تک تو ٹھیک قیاس لگاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ہیئت دان سارے عالم کی حد بندی کرنے بیٹھتا ہے تو یہ غلط ہوتا ہے اور یہاں پہنچ کر اس کا علم العلم حجاب الاکبر بن جاتا ہے پس جب تک کسی علم کو

معلومات کے دائرے کے اندر

رکھا جائے وہ علم ٹھیک ہوگا۔ لیکن جب کوئی شخص اس چیز کے متعلق اندازہ یا حد بندی کرنے لگ جائے جو اس کے علم میں نہ ہو اور اس کی معلومات سے باہر ہو تو وہ غلطی کر رہا ہوگا۔ مثلاً یہ تو ٹھیک ہوگا کہ کوئی کہہ دے سورج اتنے ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ چاند اور تارے اتنے ہزار میل کے فاصلہ پر ہیں۔ لیکن اگر وہ کہے کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہاں تک اتنے ہزار میل بنتے ہیں اور اس سے پرے یہ ہے تو وہ ٹھوکر کھا جائے گا۔

(باقی)

ٹرینڈ اساتذہ کی فوری ضرورت

سکول میں فوری طور پر بعض بی ایس سی اور بی اے ٹرینڈ اساتذہ کی ضرورت ہے تنخواہ معہ الاؤنس گورنمنٹ گریڈز کے مطابق ہوگی۔ مرکز میں کام کرنے کی خواہش رکھنے والے مخلص دوست اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش سے فوراً درخواستیں بھجوا دیں۔ یا مجھے ملیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

شکریہ احباب

میرے لڑکے کی پیدائش پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے بذریعہ تار، خطوط مجھ سے اظہار تہنیت کیا ہے۔ افسوس ہے کہ گوناگوں مصروفیات کے باعث بندہ فرداً فرداً جوابات بھجوانے سے قاصر رہا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا خاکسار جملہ احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے خصوصی افضال و نوازشات سے نوازے۔ آمین یا رب العلمین۔

(ایم۔ اے مخدوم انکم ٹیکس آفیسر منٹگمری)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مبارک احمد صاحب ہاشمی ایس ڈی او گلگت کا بازو ٹوٹ گیا تھا۔ جس پر پلستر کیا ہوا ہے۔ ویسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (فقیر محمد۔ ایجنسی ہسپتال گلگت)

(۲) میری ہمشیرہ صفیہ بیگم عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد رفیق محلہ دارالصدر)

کراچی میں فضل عمر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کا قیام

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ایک اور کارنامہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات عالیہ "خدام اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا کریں" اور "خدام فارغ اوقات میں زائد آمد پیدا کر کے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں" کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے امسال فضل عمر سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے تعاون سے ضرورت مند احباب کو صنعتی تربیت دینے کے لئے "فضل عمر انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی" کے نام سے ایک ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا اس کام کی تکمیل کے لئے فنی میدان میں اعلےٰ واقفیت رکھنے والے صاحب تجربہ احباب پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔ جس کے سپرد انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کی تعمیر۔ ٹکنیکل سامان۔ مشینری اور فنی مضامین کی کتب مہیا کرنے کا کام کیا گیا۔ اس کمیٹی نے اوائل مئی ۱۹۶۱ء سے کام شروع کیا۔

انسٹی ٹیوٹ میں داخلے کی شرائط اور دیگر کوائف کے متعلق عنقریب ایک پراسپکٹس شائع کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اس انسٹی ٹیوٹ کے مختصر کوائف درج ذیل ہیں۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں داخلہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہوگا۔ اور بشرط لیاقت ہر پاکستانی کو اس میں داخل ہونے کی اجازت ہوگی۔ اس میں داخلے کے لئے کم از کم تعلیمی معیار میٹرک ہوگا اور ۱۸ سال سے ۴۰ سال تک عمر کے لوگ اس میں داخل ہو سکیں گے فی الحال شام کو سات بجے سے نو بجے تک تربیت دی جائے گی۔ بعد میں صبح کے وقت بھی تربیت کا انتظام کر دیا جائے گا۔ انسٹی ٹیوٹ میں داخلے کی فیس دس روپے ہوگی نیز فنی تربیت کے لئے ضروری سامان کے اخراجات کے لئے ہر زیر تربیت امیدوار سے دس روپے ماہوار فیس لی جائے گی فی الحال مندرجہ ذیل کاموں کی تربیت دی جائے گی۔

۱۔ کیبنٹ میکنگ (Cabinet Making) یعنی بڑھئی کا کام

۲۔ Garment Making یعنی ٹیلرنگ کا کام

۳۔ Electrician بجلی کے مستری کا کام

۴۔ الیکٹریکل وائرمین۔ دیہ چھ مہینے کا کورس ہوگا

الیکٹریشن اور الیکٹریکل وائرمین کی تربیت پانے والوں کو سنٹرل انجینئرنگ اتھارٹی کے امتحان اور بعد ازاں سپروائزر کے امتحان کے لئے تیار کیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی نے مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کے احاطے میں فضل عمر چیریٹیبل ڈسپنسری کی ملحقہ جگہ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کے لئے عنایت فرمائی ہے۔ جزاکم اللہ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ۲۱ رمئی ۱۹۶۱ء کو خدام کے اجلاس عام میں فضل عمر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کی اسکیم کا اعلان کیا تھا۔ اور خدام اور انصار کی خدمت میں تعاون کی درخواست کی تھی۔

محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے از راہ کرم حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود سے ایک اینٹ پر دعا کروا کر عنایت فرمائی۔ جو کہ مجلس مقامی کے معتمد مبارک مصلح الدین صاحب نے ۳ رجون کو بذریعہ طیارہ کراچی بھجوائی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی نے مجلس کی درخواست پر ۴ رجون ۱۹۶۱ء کو انسٹی ٹیوٹ کے سنگ بنیاد کے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بھجوائی ہوئی اینٹ نصب کی۔ اس مبارک تقریب میں خدام کے علاوہ احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم قائد صاحب نے مجلس مقامی کی دینی علمی اور خدمت خلق کی سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور انسٹی ٹیوٹ کے اغراض و مقاصد بیان کر کے دوستوں سے تعاون کی اپیل کی۔ مکرم امیر صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے بعض نہایت اہم نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارا سب سے اہم مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو اکناف عالم میں پھیلانا ہے۔ خدمت خلق بھی اسی پروگرام کی ایک کڑی ہے لہٰذا احباب کو چاہیئے کہ اس قسم کے خدمت خلق کے کاموں میں مجلس خدام الاحمدیہ سے ... کا تعاون کریں۔

ازاں بعد ایک لمبی اور پرسوز اجتماعی دعا ہوئی جب امیر صاحب نے بنیادی اینٹ نصب کر دینے کے بعد حاضرین سمیت ہاتھ اٹھائے تو یہ نظارہ ایک عجیب سماں پیش کرتا تھا۔ اکثر احباب پر رقت طاری تھی۔ اور وہ اس انسٹی ٹیوٹ کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور عجز و الحاح سے دعا کر رہے تھے۔ اس کے بعد ۱۸ رجون کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے انسٹی ٹیوٹ کی تعمیر کے لئے اجتماعی وقار عمل منایا اور صبح آٹھ بجے سے ڈیڑھ بجے تک خدام کے علاوہ امیر صاحب اور احباب جماعت نے کثیر تعداد میں اس مبارک کام میں شرکت کی۔ خدام اور اطفال کے علاوہ انصار بھی بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم پروفیسر حمید اللہ صاحب مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی کراچی آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بھی وقار عمل میں حصہ لیا۔ احباب نے کوئی ۲½ سو مکعب فٹ بجری اور سیمنٹ ملا کر بنیادوں میں بھرا۔ وقار عمل کے اختتام پر سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

اس اسکیم کی منصوبہ بندی اور اسے عملی جامہ پہنانے میں جن احباب نے نمایاں طور پر حصہ لیا۔ اپنے مشوروں اور ہدایات سے نوازا اور اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی

۲۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب

۳۔ سید غلام مرتضےٰ صاحب

۴۔ شیخ عبدالحی صاحب

۵۔ چوہدری شریف احمد صاحب ورڑایچ

۶۔ سید محمد نواز صاحب

۷۔ مبارک احمد ارشد صاحب

احباب جماعت سے درخواست ہے ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مجلس کو اپنے منصوبوں میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

خاکسار
ناظم نشر و اشاعت
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

آہ! چوہدری شریف احمد صاحب مرحوم

از مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

مکرم چوہدری شریف احمد صاحب برادر خورد چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتا زید کا کی وفات کی خبر احباب پڑھ چکے ہیں۔

مکرم چوہدری مرحوم کا آبائی وطن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ ہے۔ وہ ضلع سیالکوٹ کے ایک ممتاز۔ ذی وجاہت اور پرانے مخلص اور مخیر احمدی خاندان کے ایک مخلص فرد تھے۔ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لڑکے تھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان کی سب اولاد نہایت مخلص ہے اور جماعتی کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والی ہے۔ مرحوم مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے۔ میری ان سے پہلی ملاقات مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے معاً بعد ان کے گاؤں چک ۳۵۳ جھنگ برانچ۔ ضلع لائلپور میں ہوئی۔ جب کہ یہ خاکسار چوہدری اسد اللہ خان صاحب چوہدری بشیر احمد صاحب۔ چوہدری عبداللہ خان صاحب اور چوہدری فیض احمد صاحب کے ساتھ ان کی خدمت میں بسلسلہ چندہ کالج گھٹیالیاں حاضر ہوا۔ وہاں پر میرا قیام صرف ایک دن ہوا۔ اس پہلی ہی ملاقات میں ان کی مہمان نوازی۔ ملنساری اور سلسلہ کے لئے مخلصانہ جوش کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا۔ خلیفہ وقت سے ان کو والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ اور احمدیت کے عاشق تھے۔ میں نے چندہ کی تحریک بوساطت چوہدری اسد اللہ خان صاحب (اللہ تعالےٰ ان کی زندگی میں برکت دیوے اور کامل صحت عطا فرمائے) کی۔ مرحوم نے فوراً ہی ہماری تحریک پر لبیک کہا اور ان سب بھائیوں نے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے چندہ کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالےٰ یہ صدقہ جاریہ ان کی طرف سے قبول فرمائے۔ آمین۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ چوہدری شریف احمد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ انعام عطا فرمائیے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر عظیم عطا فرما دیں۔ آمین۔ احباب بھی دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار قاسم الدین امیر ضلع سیالکوٹ)

ریویو

عہد نبوی کی اسلامی ریاست

یہ نہایت عجیب اور دلچسپ کتاب جامعہ ازہر کے فاضل پروفیسر عبد المتعال الصعیدی کی تصنیف ہے جسے انہوں نے بہت سی عربی کتابوں کے گہرے اور طویل مطالعہ کے بعد نہایت عمدگی اور قابلیت کے ساتھ مرتب کیا ہے محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ کی خاص فرمائش پر شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی نے اس بلند پایہ کتاب کو اردو کا لباس پہنایا ہے اور ایسی روانی اور سلاست کے ساتھ ترجمہ کیا ہے کہ بالکل یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اردو ہی میں تالیف کی گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس اعلیٰ پایہ کی ریاست سے دنیا کو روشناس فرمایا اور بہترین ریاست کی تعلیم مسلمانوں کو دی۔ اس کی تمام تفاصیل آپ کو اس کتاب میں ملیں گی۔ کتاب اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ کتاب کو ادارہ فروغ اردو ایبک روڈ۔ لاہور نے بہت نفاست کے ساتھ شائع کیا ہے اور پانچ روپے قیمت رکھی ہے۔

نظارت تعلیم کی طرف سے ضروری اطلاعات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول } درخواستیں ۱۵-۸-۶۱ تک بنام پرنسپل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ بک ڈپو ویسٹ پاکستان لاہور کے نام فارم درخواست پراسپکٹس میں (پ-رٹ ۳۱-۷-۶۱)

۲۔ داخلہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور } مرد و مستورات۔ فرسٹ ایم بی بی ایس ۔ بشرائط انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل) سیکنڈ ڈویژن۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد ۱۲-۸-۶۱ تک (پ-رٹ ۳۱-۷-۶۱)

۳۔ آرڈننس فیکٹریوں میں ضرورت } اسامیاں دس۔ پی او ایف اپرنٹس مکینکس ٹو گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی ڈپلومہ کورس ان مکینیکل / الیکٹریکل انجینئرنگ ہر دو کو ایک سال مزید پریکٹیکل ٹریننگ پاکستان آرڈننس فیکٹریز واہ میں۔

شرائط۔ میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن (ڈرائنگ کو ترجیح) تاریخ پیدائش مابین ۱-۴-۴۲ و ۱-۴-۴۵۔ دوران ٹریننگ وظیفہ سال اول تا چہارم بالترتیب ۷۰۔۸۰۔۹۰۔۱۰۰ روپے ماہوار بعد ٹریننگ بطور چارج مین تنخواہ ۲۰۰-۱۵-۳۰۳ روپے۔ الاؤنس علاوہ۔ پانچ سالہ سروس لازم۔ درخواستیں مع ۵/۵۰ روپے کی رسید خزانہ دو پاسپورٹ سائز فوٹو ۱۲-۸-۶۱ تک بصیغہ رجسٹری بنام ڈپٹی ڈائریکٹر پاکستان آرڈننس فیکٹریز واہ کینٹ۔ (پ-رٹ ۳۱-۷-۶۱)

۴۔ واپڈا میں ضرورت } (۱) اوورسیرز گریڈ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۳۰۰ شرط ڈپلومہ (۲) سینئر کلارکس گریڈ ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵۔ شرائط: میٹرک۔ پانچ سالہ تجربہ اکاؤنٹس ٹائپ سپیڈ ۳۰۔ (۳) جونیئر کلرکس گریڈ ۶۰-۴-۱۰۰/۵-۱۲۰ شرائط: میٹرک سپیڈ ٹائپ ۲۵۔ (۵) سٹینو ٹائپسٹس گریڈ ۷۵-۶-۱۰۵/۷-۱۷۵۔ شرائط میٹرک سپیڈ ٹائپ ۴۰۔ شارٹ ہینڈ ۸۰۔ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد ۱۴-۸-۶۱ تک بنام سپرنٹنڈنگ انجینئر سرگودھا فوریہ مرکزی واپڈا ۱۱ ایمپریس روڈ لاہور

۵۔ غیر ملکی ملازمت } سوڈان و نارتھ نائیجیریا میں ریسرچ آفیسرز وغیرہ کی ضرورت مجوزہ فارم میں تین درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد بنام ڈائریکٹر جنرل آف مین پاور اینڈ ایمپلائمنٹ بلاک ۱۹ پاکستان سیکرٹریٹ۔ کورٹ روڈ کراچی۔ بلاقیمت فارم کسی دفتر روزگار سے۔ (پ-رٹ ۳۱-۷-۶۱)

۶۔ پاکستان ایئرفورس میں کمیشن } جی ڈی (پی) برانچ شرائط: میٹرک فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج فزکس یا جنرل سائنس یا ایف اے۔ ایف ایس سی (بریک سائنس) عمر ۱-۲-۶۲ کو ۱۶ تا ۲۲ غیر شادی شدہ۔ پروگرام دورہ رکروٹنگ افسر لاہور ۴-۹-۶۱ و ۵۔ سیالکوٹ ۳۱-۸-۶۱۔ ۳۰۔ بہاولپور ۵-۹-۶۱ و ۴۔ ملتان ۷-۹-۶۱ و ۶۔ منٹگمری ۱۰-۹-۶۱ و ۹۔ گجرات ۱۳-۹-۶۱ و ۱۲۔ سند مع کریکٹر پیش ہو (پ-رٹ ۲۱-۷-۶۱)

۷۔ داخلہ گورنمنٹ کالج لاہور } درخواست آخری برائے داخلہ۔ فرسٹ ایئر (گیارھویں) سیکنڈ ایئر (بارھویں) ۱۲-۸-۶۱ فرسٹ ایئر بی اے۔ بی ایس سی ڈگری کورس و ایم اے۔ ایم ایس سی ۲۲-۸-۶۱

۸۔ امتحان سی ایس ایس } ۶-۱-۶۲ کو کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ میں۔ درخواستیں ۴-۹-۶۱ تک بنام سیکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن کراچی۔ (پ-رٹ ۳۱-۷-۶۱)

ضروری اعلان

انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ نادر آباد چک ۳۵/۳ کی رسید بک نمبر ۲۸۱ گم ہو گئی ہے۔ احباب اس بات کا خیال رکھیں کہ اس پر کسی قسم کی وصولی یا ادائیگی نہ ہو۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کئی روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(جمیل الرحمٰن خلیل انسپکٹر بیت المال حیدرآباد ڈویژن)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اجتماع۔ جملہ مجالس کو سالانہ اجتماع سے متعلق ضروری ہدایات بصورت ضمیمہ خالد ماہ اگست ۱۹۶۱ء بھجوائی جا چکی ہیں۔ جملہ قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ان ہدایات کا اچھی طرح بغور مطالعہ کریں۔ اور خدام کو اس سے آگاہ کر دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اجتماع میں ذاتی طور پر شامل ہونے کے لئے تیار کریں۔

شوریٰ خدام الاحمدیہ کی تجاویز۔ علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست۔ نمائندگان کی فہرست۔ چندہ سالانہ اجتماع وغیرہ امور کے بارہ میں معین اور بروقت اطلاع دیں۔ اسی طرح چندہ اجتماع ساتھ ساتھ وصول کر کے مرکز میں بھجواتے رہیں۔

تعلیم۔ اس سال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس کی تربیتی کلاسیں خاص کامیاب رہی ہیں۔ مئی کے مہینہ میں پشاور میں نہایت کامیاب کلاس ہوئی تھی۔ اس کے بعد لاہور ڈویژن کی مجالس کی تربیتی کلاس گوجرانوالہ میں ۲۳ جولائی سے ۳۰ جولائی تک منعقد ہوئی جس میں ڈویژن کی مجالس سے ۱۵۷ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ مرکز کی طرف سے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر اور محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس نے مختلف اوقات میں طلباء سے خطاب کیا۔ اس کی تفصیلی رپورٹ نمائندہ الفضل کے قلم سے علیحدہ شائع ہو رہی ہے۔

ضلع گجرات کی تربیتی کلاس ۲۱ تا ۲۳ جولائی گجرات میں منعقد ہوئی۔ یہ کلاس بھی اپنے حالات کے لحاظ سے بڑی کامیاب رہی۔ اب ضلع لائلپور کی مجالس کی تربیتی کلاس ۱۱ اگست سے ۱۸ اگست تک لائلپور میں منعقد ہو رہی ہے۔ ضلع لائلپور کی مجالس کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے۔

سالانہ اجتماع۔ مرکزی سالانہ اجتماع کے علاوہ جو ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو ربوہ میں ہو رہا ہے مجالس خدام الاحمدیہ کراچی اور راولپنڈی بھی علی الترتیب ۱۲ تا ۱۴ اگست اور ۲۶-۲۷ اگست ۱۹۶۱ء کو اپنا چھٹا اور چوتھا اجتماع منعقد کر رہی ہیں۔ مرکز کی طرف سے کراچی کے اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ نائب صدر تشریف لے جائیں گے۔ محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس کی شمولیت بھی متوقع ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

یہ امر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ بعض مجالس اپنی مقامی ضروریات کے لئے مقامی طور پر مرکز کی اجازت کے بغیر عطایا جمع کرتی ہیں۔ یہ طریق دستور اساسی کے قاعدہ ۱۵۹ کے خلاف ہے۔ جو حسب ذیل ہے:-

"کسی مجلس یا خادم کو علاوہ مستقل چندوں کے مرکز کی اجازت کے بغیر کوئی اور چندہ یا عطیہ وصول کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔"

میں مذکورہ بالا قاعدہ کی طرف قائدین مجالس کی توجہ مبذول کراتے ہوئے ہدایت کرتا ہوں کہ آئندہ اس کی پوری پوری پابندی کی جانی ضروری ہے اور آئندہ سوائے خدام الاحمدیہ کے مستقل چندوں اور تعمیر دفتر کے چندہ کے اور کسی قسم کے چندہ یا عطیہ کی کوئی تحریک اس وقت تک نہ کی جائے جب تک اس کے لئے پہلے اپنے مرکز سے باضابطہ تحریری اجازت حاصل نہ کر لی گئی ہو۔ امید ہے جملہ قائدین بلا استثناء اس ہدایت کو ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے اس کی تعمیل کریں گے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ [illegible])

تحریک جدید اور خدام

قرآن حکیم کے آخری سیپارہ میں اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تعریف بیان کرتے ہوئے ان کی امتیازی خصوصیت یہ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ مقابلہ کے میدان میں گوئے سبقت لے جاتے ہیں۔ تحریک جدید کے دو دفاتر جاری کرنے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ دونوں دفتروں کے مجاہدوں میں مسابقت کی روح پرورش پائے۔ لیکن افسوس دفتر دوم کے مجاہدین باوجود تعداد میں غیر معمولی زیادہ ہونے کے مجاہدین دفتر اول سے مالی قربانی میں ہنوز کامیاب نہیں ہو سکے۔ سال رواں یعنی ۶۱-۲۷ کی وصولی کے میدان میں دفتر دوم کے مجاہدین بدستور پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ آج تک اس دفتر کی وصولی ۴۸ فی صدی ہے۔ جبکہ دفتر اول کے مجاہدین نے وصولی کو ۵۷ فی صدی تک پہنچا دیا ہے۔ کیا دفتر دوم کے ضامن یعنی خدام الاحمدیہ اس پر سنجیدگی سے توجہ فرمائیں گے

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۰۵ میں نجم النساء زوجہ چوہدری کرامت اللہ خانصاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال اندازاً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۲/T-D-A ڈاکخانہ چک ۴/T-D-A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ سات سو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور کا نٹے ایک جوڑی طلائی و دو عدد انگوٹھی طلائی وزن دو تولہ۔ کڑے طلائی تین تولہ کل وزن زیور پانچ تولہ۔ قیمت اندازاً ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۱۴۰۰/- ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی مزید جائیداد پیدا کروں یا آمد کسی قسم کی شروع ہو جائے یا میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے ورثاء کو بھی چاہئیے کہ وہ میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہو جس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ مجھ سے ادا نہ ہو سکا ہو تو اس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ فوری طور پر ادا کردیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم۔ آمین

الامۃ: نجم النساء بقلم خود زوجہ چوہدری کرامت اللہ خانصاحب کاٹھ گڑھی چک ۲/T-D-A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: کرامت اللہ بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد: چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی مربی انچارج ضلع سرگودھا

گواہ شد: عبدالعزیز خان کاٹھ گڑھی بقلم خود

نمبر ۱۶۲۰۶: میں محمد اسماعیل ولد فقیر محمد قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: MOHD ASIF ALI

کارکن تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس ربوہ

گواہ شد: محمد اعظم سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول بورڈنگ ہاؤس ربوہ ۴/۶/۶۱

گواہ شد: عطاء اللہ خان مولوی فاضل ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نمبر ۱۶۲۰۷: میں لطیف احمد بھٹہ ولد چوہدری عبدالحکیم صاحب قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ بلکہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۱۵۰/- (یکصد پچاس روپے صرف) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی (دسویں) ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم ۱۲-۶-۱۹۶۱ء السعید موصی لطیف احمد بھٹہ

گواہ شد: عبدالحکیم موصی والد لطیف احمد بھٹہ۔ محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: عزیز احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۶۲۰۸: میں علی محمد ولد چوہڑ قوم جٹ پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن چک ۶۱ ج۔ب دھرو ڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ملکیتی زمین ۱/۲ ۴ کیلے بنری قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ فی کیلہ کل قیمت ۱۳۵۰۰/- روپیہ ہے

(۲) مربوعہ زمین ۱/۲ ۲ کیلے بنری کل قیمتی ۳۰۰۰/- روپیہ۔ (۳) اس کے علاوہ میری ماہوار پنشن مبلغ نوے روپیہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد اور ماہوار آمد جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

فقط العبد: دستخط چوہدری علی محمد ولد چوہڑ

گواہ شد: شیخ غلام محمد ولد شیخ فتح محمد چک ۶۱ ج۔ب موصی نمبر ۱۱۵۵۷

گواہ شد: بقلم خود دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱ ج۔ب موصی نمبر ۱۰۸۷۵

نمبر ۱۶۲۰۹: میں خورشید احمد ولد چوہدری دل محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ڈسپنسری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۱ ج۔ب دھرو ڈ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ میری آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۰۰/- روپیہ سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط

العبد: خورشید احمد ولد چوہدری دل محمد

گواہ شد: دل محمد پریذیڈنٹ (موصی ۱۰۸۷۵) جماعت احمدیہ چک ۶۱ ج۔ب ۳/۵/۶۱

گواہ شد: سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل مربی جماعت احمدیہ لائلپور ۳/۵/۶۱

نمبر ۱۶۲۱۰: میں کیپٹن لطیف احمد ناز ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۔۔۔۔۔۔ ساکن حال سرگودھا ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۷ اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ صرف ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ ماہوار ۲۲۵/- روپیہ ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی میری وصیت ۱/۱۰ حصہ حاوی ہوگی۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان مالک ہوگی۔

العبد: لطیف احمد ناز بقلم خود P.A.F سرگودھا۔

گواہ شد: محمود احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ شہر سرگودھا بلاک نمبر ۱۳ ودود میڈیکل سروس

گواہ شد: محمد الدین بقلم خود بلاک نمبر ۱۹ سرگودھا۔

نمبر ۱۶۲۱۲: میں محمد نصیر اللہ خان ولد چوہدری محمد عطاء اللہ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھاکے ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار اخراجات جو کہ میرے والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ جو اس وقت مبلغ ۱۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد۔ راقم الحروف محمد نصیر اللہ خان ولد چوہدری محمد عطاء اللہ موضع ڈھاکے ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد: محمد عطاء اللہ ولد فضل احمد قوم راجپوت موضع ڈھاکے ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا ۱۳/۶

ڈویژنل اور ڈپٹی کمشنروں کے لئے مزید اختیارات

(رپورٹ پیش کرنے کے لئے صدارتی کابینہ نے کمیٹی مقرر کر دی)

راولپنڈی ۵ اگست۔ کل شام راولپنڈی میں کیبنٹ ڈویژن کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ صدارتی کابینہ نے ڈویژنل اور ضلعی حکام کو زیادہ اختیارات منتقل کرنے سے متعلق رپورٹ پیش کرنے کے لئے پانچ ارکان کی کمیٹی مقرر کی ہے اس کمیٹی کے سربراہ کیبنٹ سیکرٹری مسٹر این اے فاروقی ہونگے۔

کمیٹی کے دوسرے ارکان مشرقی پاکستان کے چیف سیکرٹری قاضی انوار الحق، مغربی پاکستان کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر مظفر احمد، مغربی پاکستان کے فنانس سیکرٹری مسٹر اے۔ جی۔ این قاضی اور چٹاگانگ کے کمشنر مسٹر ڈی۔ ڈی۔ خالد ہوں گے۔ مسٹر ظہور آذر کمیٹی کے سیکرٹری ہوں گے۔ کمیٹی جس حد تک ضرورت سمجھے گی وہ دوسرے محکموں کے افسروں سے اپنے کام میں مدد لے سکتی ہے۔

صدارتی کابینہ نے کل دونوں صوبوں کی تنظیم سے متعلق معاملہ پر غور کیا۔ کابینہ کا اجلاس فیلڈ مارشل محمد ایوب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ غور و خوض کے بعد صدارتی کابینہ اس نتیجہ پر پہنچی کہ بنیادی طور پر ڈویژنل بنیادوں پر صوبوں کی تنظیم درست ہے اور اسے برقرار رکھنا چاہیئے لیکن یہ بھی محسوس کیا گیا کہ ڈویژنل اور ضلعی حکام کو یا تو کافی اختیارات منتقل نہیں کئے گئے یا ان اختیارات کا استعمال نہیں کیا جا رہا۔

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائیگی کہ پشاور یونیورسٹی سے عزیزہ طاہرہ نسرین بنت مکرم مرزا نشاط احمد صاحب فاروقی نے امسال M.Sc فزکس کے سال اول کا امتحان ۲۵۸/۴۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن لے کر پاس کیا ہے الحمد للہ۔ گذشتہ سال اس بچی نے B.Sc میں اول پوزیشن لے کر طلائی تمغہ حاصل کیا تھا احباب کرام آخری سال کے امتحان میں شاندار کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ پشاور)

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک گریجوایٹ آفس سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے امیدوار دفتری کام کا تجربہ رکھنے والا ہو نیز انگریزی میں خط و کتابت بھی کر سکے۔ تنخواہ کا گریڈ ۸۵-۵-۱۰۰-۶-۱۳۰ E.B ۸-۱۷۰ E.B ۱۰-۲۲۰ ہوگا اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس حسب قواعد تنخواہ کا ۲۵ فی صد ملے گا۔

امیدوار پورے مضامین کا گریجوایٹ ہو۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارشوں کے ساتھ ۱۵ اگست ۶۱ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں انٹرویو کے لئے تاریخ بعد میں مقرر کی جائے گی۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے اخراجات پر آنا ہوگا۔

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا مسمی احمد دین عمر ۱۳ سال رنگ گندمی۔ جسم کا دبلا۔ سر کے بال چھوٹے قمیض ملیشیا بغیر بٹن اور چادر چارخانہ۔ سبز و سرخ رنگ۔ جوتی دیسی بغیر نوک پہنے ہوئے ہے مورخہ ۳۰ جولائی سے گم ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر اطلاع دے اور اس کو اپنے پاس رکھے۔

از طرف اللہ دین درویش ولد طالب

محلہ اعوانا نوالہ۔ میانی ضلع سرگودہا۔

درخواست دعا

تین چار سال کا عرصہ ہوا کہ خاکسار کا پاؤں گڈے کے نیچے آگیا تھا۔ جس کی وجہ سے اب تک برابر تکلیف ہے۔ کبھی کبھی تو درد میں بہت شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

سید شاہ میر احمد اشرف ابن سید علی احمد صاحب انبالوی مرحوم

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

منفرد ہے اسی طرح آپ کے اس درجہ سے پیدا ہونے والی نبوت کو بھی محض محدثیت سے امتیاز حاصل ہے اس لئے آپ کو صرف محدث کہنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ "امتی نبی" ماننا چاہیئے۔ جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محدثیت کا اطلاق اپنے آپ پر کیا ہے وہ اسی اثر کے ماتحت کیا ہے جس اثر کے ماتحت آپ نے شروع میں نبوت کا انکار کیا ہے جس کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ بہرحال آپ کے تعلق میں "امتی نبوت" کے معنی غیر نبی کرنا بہت بڑی جسارت ہے آپ کے نبوت تامہ کے انکار سے "امتی نبوت" کا انکار پیدا نہیں ہوتا۔ اب چونکہ "امتی نبوت" کا تصور اچھی طرح واضح ہو چکا ہے اور نبوت تامہ کے ساتھ خلط ملط ہونے کا امکان نہیں رہا جو شروع شروع میں تھا اس لئے اصطلاحاً امتی نبی کا لفظ آپ کے لئے استعمال کرنا کسی غلط فہمی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ البتہ آپ کو بقول خود حضرت اقدس علیہ السلام صرف "نبی" نہیں کہا جا سکتا بحث مباحثہ میں جہاں یہ لفظ اختصار کے لئے استعمال ہوا ہے وہ الگ چیز ہے اس جگہ بھی آپ کو "امتی نبی" ہی سمجھنا چاہیئے اور جہاں لفظ مجرد "نبی" کے معنی کی تحقیقات کا سوال ہو وہاں صرف اس تحقیقات تک محدود رکھنا چاہیئے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجرد "نبی" کی یہ تعریف فرمائی ہے۔

> "نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اسی نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو بلکہ فساد اس حالت میں لازم آتا ہے کہ اس امت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک مکالمات الٰہیہ سے بے نصیب قرار دیا جائے۔"
>
> (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

اس تعریف کو نظر انداز کر کے بحث میں نئے گئے "نبی" کے لفظ کو پیش کر کے کسی کو مورد الزام ٹھہرانا دیانتداری کے خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے متذکرہ بالا دوست نے اپنے حوالے میں سے یہ شروع کا حصہ چھوڑ دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں جو کچھ فرمایا ہے وہ اس اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ آنے والا مسیح نبی اللہ ہونا ضروری ہے۔ سارا حوالہ نہ دینے سے ہمارے دوست نے وہ غلط فہمی پیدا کی ہے جو ہم نے اوپر درج کی ہے جو حقیقت الوحی کے صریح حوالے کے بالکل الٹ ہے۔

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۱۹۶۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینجر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷